زیارات
مراکزِ تجلیات
(اندرونی صفحات پر)

ماہنامہ
طلوعِ مہر
اسلام آباد
پاکستان

سرپرست اعلیٰ: پیر سید نصیر الدین نصیر (گولڑہ شریف)

رمضان المبارک ۔ نیکیوں کی بہار







دورہ ناروے و ڈنمارک کی
تفصیلات

وزیر اعظم کا دورہ امریکہ ۔ کیا کھویا کیا پایا



شعبان المعظم، رمضان المبارک

دسمبر 1998ء

جلد : 1 شمارہ : 6



اِس شمارے میں

اِس کے علاوہ

شرح خریداری

فی شمارہ : 25 روپے

سالانہ : 300 روپے

امریکہ : 2 ڈالر

برطانیہ : 1 پونڈ

بیرون ملک دفاتر

Qari Fazal Rasool

Ocean Pharmacy Services, Inc

D/B/A Community Chemists, 418 Avenue P.

Brooklyn, N.Y. 11223, USA

Phone : 718-339-8118 Fax : 718-339-6385

Doctor Syed Imtiaz Hussain Shah

13- Victoria Avenue

Small Heath, Burmingham B 10 OJZ (UK)

Phone : 0121 6886375 Mobile : 07971382497

رابطہ آفس

19 سلیم پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد

پوسٹ بکس 3046

فون 827798-827795

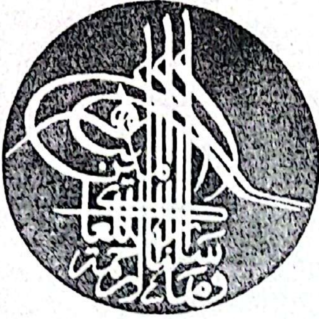
فیکس 274925

فون گولڑہ شریف

0351-7571000

051-292811 فیکس

مدیر ایڈیٹر پبلشر پیر سید نصیر الدین نصیر نے پرنٹ سٹائل بلیو ایریا اسلام آباد سے طبع کروا کر ۱۹ سلیم پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد سے شائع کیا۔ (اہتمام طباعت و اشاعت : BRAINTECH MEDIA SERVICES ISLAMABAD)



حیات طیبہؐ کے مختلف پہلو

معجزات الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کائناتی قوانین کے خلاف ان اعمال کے ذریعے اللہ اپنے رسولوں کی تائید فرماتا ہے

نبی اکرم ﷺ کے معجزات پر روشنی ڈالنے سے پہلے ضروری ہے کہ معجزہ کی تعریف بیان کی جائے کہ معجزہ کیا ہے؟ معجزۃ عجز سے ماخوذ ہے اور عجز کی معنی انسان کا کسی کام سے جس کو وہ کرنا چاہے اس کے سرانجام دینے سے عاجز ہو جانا

والمعجزة هيى خرق لقوانين الكون

یعنی معجزہ کائناتی قوانین کو توڑنے کا نام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان معجزات کے ذریعے اپنے رسولوںؑ کی تائید فرماتا ہے سابقہ رسولوںؑ اور نبی اکرم ﷺ کے معجزات میں بہت زیادہ فرق ہے۔ سابقہ رسولوں کے معجزات ایک معین مدت اور ایک معین قوم کے لئے تھے۔ لیکن ہمارے رسول ﷺ کے معجزات نہ تو صرف انکی امت کے لئے ہیں اور نہ ایک محدود مدت کے لئے بلکہ وہ تمام عالم انسانیت اور قیامت تک بغیر کسی تبدیلی کے باقی رہیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کا سب بڑا اور ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ "قرآن پاک" ہے۔ برعکس اس کے تمام سابقہ انبیاء و رسولوںؑ کے معجزات ان کے وصال کے ساتھ ختم ہو گئے لیکن آپ ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی آپ ﷺ کا معجزہ القرآن ہمیشہ باقی اور جاری و ساری رہے گا۔ اور ہر نسل کو قیامت تک اس کے تقاضوں کے مطابق نئے نئے معجزات سے نوازتا رہے گا۔

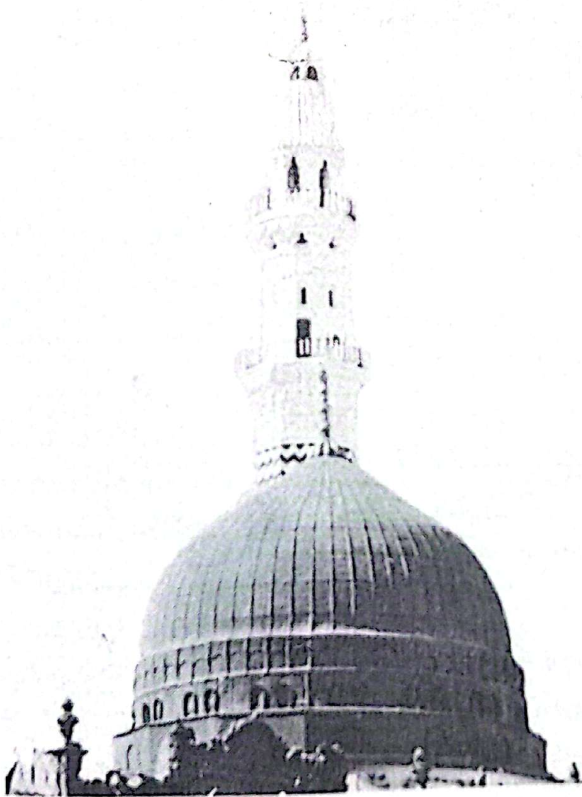
اس عظیم اور ابدی معجزہ یعنی قرآن پاک کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کو معجزات حسیہ سے بھی نوازا گیا اور یہ وہ معجزات ہیں جن کو مومنین اور غیر مومنین نے مشاہدہ کیا اور ان میں سے ایسے بھی معجزات ہیں جو عہد نبویؐ میں وقوع پذیر ہوئے لیکن

تحریر= افتخار احمد حافظ

وہ ابھی تک جاری و ساری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جن آنے والے غیبی امور سے مطلع فرمایا وہ تمام خبریں لفظ بلفظ درست ہوتی چلی آرہی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اپنی وفات سے قبل یہ بتا دیا تھا کہ اسلامی سلطنت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی اور اسی طرح ہوا پھر علامات قیامت کے بارے میں جس جس بات کی آپ نے خبر دی وہ روز روشن کی طرح ایک ایک پوری ہو رہی ہے۔

تمام خلق میں آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک خصوصی انفرادیت کا وہ معجزہ جو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہوا کسی رسول کو بھی حاصل نہ ہوا اور وہ عظیم معجزہ شب معراج کا معجزہ ہے۔ اس عظیم اور برکت والی رات میں آپ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے سات



آسمانوں کی زیارت اور پھر سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آپ ﷺ آگے تشریف لے گئے۔ کیا کبھی کسی عظیم سے عظیم رسول کے ساتھ بھی یہ معجزہ پیش ہوا؟ ہرگز نہیں، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات اقدس نے اپنی عظیم قدرتوں اور نشانیوں کا مشاہدہ کروایا اور قرآن فرماتا ہے

رای من آیات ربہ الکبریٰ (سورۃ النجم)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر تو اپنی قدرتوں کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مشاہدہ کروایا۔ لیکن آسمانوں اور ملکوت اعلیٰ میں سوائے نبی اکرم ﷺ کے کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔

معجزۂ شق القمر

اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ سے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا اور یہ واقعہ ہجرت سے پانچ سال قبل کا ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات سے اس عظیم معجزے کے لئے دعا فرمائی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور یہ معجزہ چاند کی چودھویں رات کا ہے۔ اور قرآن پاک میں بھی سورۃ القمر میں اس طرح اشارہ ہے

اقتربت الساعتہ والنشق القمر

کنکریوں کی دست مبارک میں تسبیح

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بمعہ اپنے اصحاب تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے سات کنکریاں اٹھائیں اور اپنی ہتھیلی پر رکھیں تو آپ ﷺ نے انکی تسبیح کو سنا۔ یہ بھی آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے

انگلیوں سے پانی کا جاری ہونا

بخاری اور مسلم شریف میں یہ حدیث ہے کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں کہ یوم حدیبیہ پر لوگ پیاسے ہوئے۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک برتن تھا جس سے آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے تو سب لوگ اکٹھے ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس نہ تو پانی پینے کے لئے اور نہ ہی وضو کے لئے پانی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈال دیا۔ تو آپ ﷺ کے دست مبارک کی انگلیوں سے ایسے پانی جاری ہوا جیسے چشمہ جاری ہو گیا۔ ہم سب نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ آپ کتنی تعداد میں تھے تو آپؓ نے فرمایا کہ ہم تو پندرہ سو تھے لیکن ایک لاکھ آدمی بھی ہوتے تو انکو پانی کافی ہو جاتا۔

مسجد نبویؐ میں درخت کا رونا

نبی اکرم ﷺ منبر کے بننے سے پہلے ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب ایک صحابیؓ نے مسجد میں ایک منبر بنا کر رکھ دیا اور جب جمعہ والے دن نبی اکرم ﷺ درخت سے ٹیک لگانے کے بجائے منبر پر تشریف لے گئے تو اس درخت نے بالکل بچوں کی طرح گریہ و زاری شروع کر دی تو آپ ﷺ کے چپ کرانے سے وہ چپ ہوا اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر اس کو زمین میں دفن کر دیا گیا۔ وہاں اس مقام پر مسجد نبوی ﷺ میں جو ستون ہے اسکو ستون حنانہ کہتے ہیں اور اسی ستون حنانہ کے اس واقعہ کا حضرت مولانا جلال الدین رومی نے بڑے دلکش اور پیارے انداز میں اپنی مثنوی میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مثنوی کے کچھ اشعار اس واقعہ کی یاد میں درج کئے جاتے ہیں۔

رستن آں حنانہ از ہجر رسول ﷺ
نالہ می زد ہمچو ارباب عقول

حنانہ ستون نے آنحضرت ﷺ کے فراق میں اس طرح گریہ و زاری شروع کر دی جس طرح صاحب عقل اور سمجھ والا روتا ہو

گفت پیغمبرؐ چہ خواہی اے ستون
گفت جانم از فراقت گشت خون

آپ ﷺ نے اس ستون سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے تو وہ بولا کر میری جان آپ ﷺ کے فراق سے خون ہو گئی ہے

مولانا رومؒ جو نکتہ ہمیں سمجھانا چاہتے ہیں اسکی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو ای غافل کم از چوبی مباش

اس ستون نے کہا کہ میں دائمی و ابدی زندگی آپ ﷺ کے ساتھ چاہتا ہوں (تو مولانا اس مقام پر فرماتے ہیں) کہ اے غافل انسان تو کم از کم اس لکڑی ہی کی مانند ہو جا۔

درختوں اور پتھروں کو سلام کرنا

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ کے گرد و نواح میں چل رہا تھا اور میں نے کوئی ایسا درخت یا پتھر نہیں دیکھا جو آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ نہ کہتا ہو

"السلام علیک یارسول اللہؐ"

کھانے میں برکت

ہجرت کے موقع پر جب آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ مدینہ منورہ پہنچے تو آپ ﷺ دونوں حضرات کے لئے کھانا تیار کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اشراف انصار کے تیس آدمیوں کو بلواؤ چنانچہ وہ آئے اور پیٹ بھر کر کھانا کھایا پھر آپ ﷺ نے ساٹھ آدمی بلوائے اور انہوں نے بھی سیر ہو کر کھانا کھایا پھر آپ ﷺ نے ستر آدمی بلوائے اور انہوں نے بھی خوب جی بھر کر کھانا کھایا۔ اور اب ان سب لوگوں نے یہ معجزہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ برتن جس میں صرف دو آدمیوں کے لئے کھانا تھا اتنے آدمیوں کے کھانا کھانے کے بعد بھی دو آدمیوں سے زیادہ کے لئے کھانا بچا پڑا ہوا ہے تو سب کے سب اس معجزہ کے بعد ایمان لے آئے۔

درخت کا اپنی جڑوں سمیت حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہونا

ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ مجھے آپ ﷺ ایک نشانی دکھائیں کہ آپ ﷺ واقعی اللہ کے رسول ہیں تو

بقیہ صفحہ 55 پر

تحریر=افتخار احمد حافظ

تذکرہ بزرگان دین

سفیان ثوریؒ بایزید بسطامیؒ شہباز قلندرؒ

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان عظام کے طریقوں اور راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

شیخ فرید الدین عطار نیشاپوریؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک اور حدیث نبوی ﷺ کے بعد کوئی کلام مشائخ عظام کے کلام سے بڑھ کر بہتر و افضل نہیں کیونکہ انکا کلام حال کا نتیجہ ہوتا ہے حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے حضرت شبلیؒ سے فرمایا تھا کہ اگر کسی شخص کا ایک کلمہ بھی تمہارے موافق ہو تو اسکا دامن پکڑلو۔

شعبان کا مہینہ عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں ایک شب شبِ برات بھی ہے اور اس مقدّس شب کی فضیلت میں آنحضرت ﷺ کی بہت احادیثِ مبارکہ وارد ہیں۔ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو تم اس رات میں قیام کرو اور روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت طلب کرو۔

شعبان کے اس مبارک مہینے میں بے شمار بزرگان دین کے ایام وصال بھی ہیں جن میں سے چند چیدہ چیدہ بزرگان کا تذکرہ کیا جائے گا تاکہ ہم بھی اس تذکرے کی بدولت اس نظر کرم سے محروم نہ رہیں جو ان بزرگان پر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان عظام کے بتائے ہوئے طریقوں اور راستوں پر چلنے اور عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرماوے آمین۔ بجق سید المرسلین ﷺ

حضرت شیخ سفیان ثوریؒ

آپؒ کی کنیت ابو عبداللہ، والد کا نام سعید اور کوفی الاصل تھے۔ اپنے زمانہ کے پیشوا اور امام سمجھے جاتے تھے۔ حضرت امام اعظمؒ کے شاگرد رشید تھے بہت سے مشائخ سے شرف ملاقات حاصل تھا۔

کتاب سفینتہ الاولیاء کے مطابق حضرت شیخ عبداللہ مبارک فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار ایک سو بزرگوں سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت سفیانؒ سے زیادہ فاضل ہم نے نہیں دیکھا۔

روایت ہے کہ آپؒ نے فرمایا کہ گریہ کے اگر دس حصے ہیں تو اس میں نو حصے ریاء اور ظاہرداری کے ہیں، ایک محض خدا کے لئے ہے۔ اس ایک حصے کا ایک قطرہ بھی اگر آنکھوں سے بہہ جائے تو اسکا اثر بھی بہت کافی ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ زہد و تقویٰ نہ تو ٹاٹ کے کپڑے پہننے کا نام ہے اور نہ نان جویں کھانے کا نام۔ زہد حقیقت میں دنیا سے بے تعلق رہنے کا نام ہے امید و آرزو کم کرنے کا نام ہے۔ نیز آپؒ نے فرمایا کہ خدا کے حضور سینکڑوں گناہوں کے ساتھ حاضری دینا آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک گناہ کرکے تو مخلوق خدا کے درمیان ہو۔

آپکی وفات بصرہ میں 3 شعبان ۱۶۱ ہجری اور ایک روایت کے مطابق ۱۶۲ ہجری ہے جب آپکو غسل دیا جا رہا تھا تو آپکی پیشانی پر یہ لکھا ہوا دیکھا گیا۔

سکفیکھم اللہ

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامیؒ

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ آپ کی ذات بابرکات ہم میں ایسی ہے جیسے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں ہیں۔ آپؒ سے پہلے جتنے بھی اولیاء گزرے ہیں کسی کو بھی طریقت میں اتنا کمال حاصل نہیں تھا جو آپؒ کی ذات کو حاصل ہوا۔

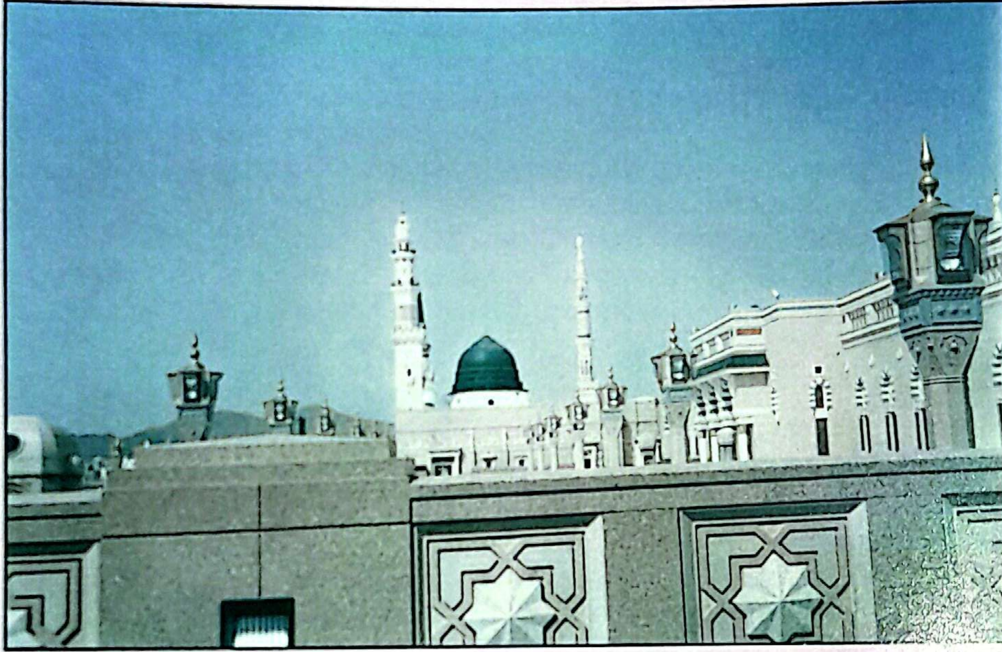
شیخ فرید الدین عطارؒ نیشاپوری اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء میں روایت کرتے ہیں کہ آپ کے دادا آتش پرست تھے۔ آپؒ کے والد بزرگان بسطام میں سے تھے۔ آپ کی کرامات کا ظہور اسی وقت سے ہونا شروع ہو گیا جب آپ مادر شکم میں تھے۔ آپؒ کی والدہ فرماتی ہیں کہ اگر میں اپنے منہ میں کوئی مشتبہ لقمہ ڈالتی تو آپ پیٹ میں تڑپنے لگتے تھے اور جب تک میں اس لقمے کو نکال نہ دیتی آپ آرام نہ کرتے تھے۔

ایک دن آپؒ حضرت امام جعفر صادقؒ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ امامؒ نے فرمایا کہ بایزید وہ کتاب طاق سے اٹھا کر دو۔ آپ نے فرمایا کہ کون سے۔ طاق سے امامؒ صاحب نے فرمایا کہ عرصہ سے تم یہاں رہتے ہو اور ابھی تک تم کو طاق کا پتہ نہیں۔ آپؒ نے عرض کیا کہ مجھے اس سے کیا کام کہ آپ کی موجودگی میں سر اٹھاؤں۔ حضرت امامؒ نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ ہے تو واپس بسطام کو تشریف لے جاؤ کیونکہ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔

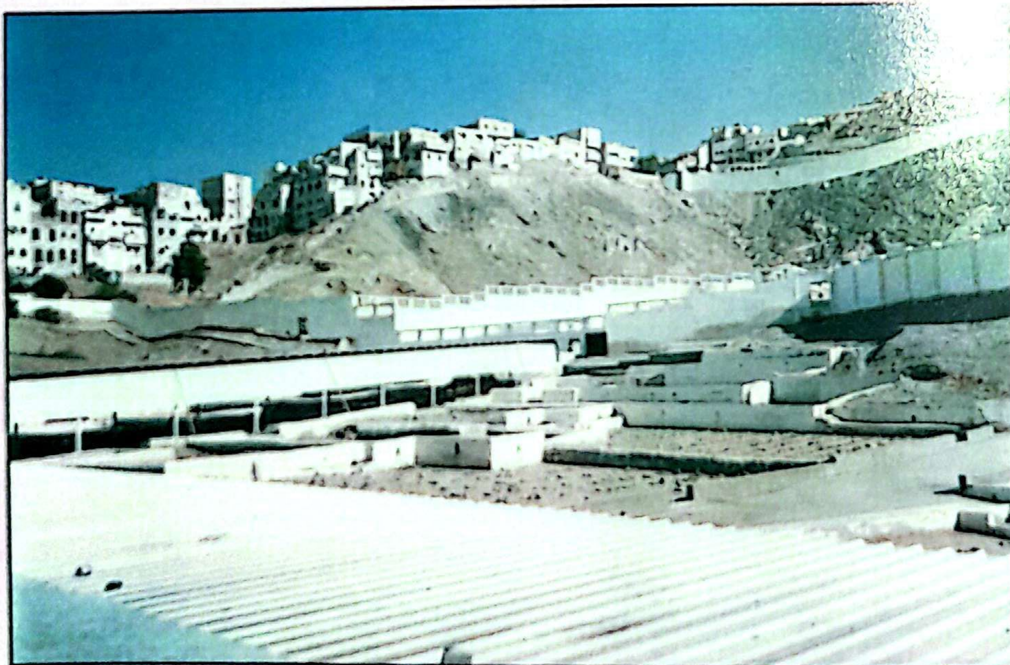
حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ جس کام کو میں سب کاموں سے بعد جانتا تھا وہ مقدم کام تھا یعنی والدہ کی رضامندی۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات والدہ نے پانی طلب کیا، میں کوزہ میں سے پانی لینے لگا مگر اس میں پانی نہیں تھا۔ چنانچہ میں پانی

زیارت

مراکزِ تجلیات



الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ



مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان سامنے سبز گیٹ کے اندر حضرت خدیجہ الکبریٰ کا مزار

ہم درِ مصطفیٰؐ دیکھتے رہ گئے
نُور ہی نُور تھا دیکھتے رہ گئے

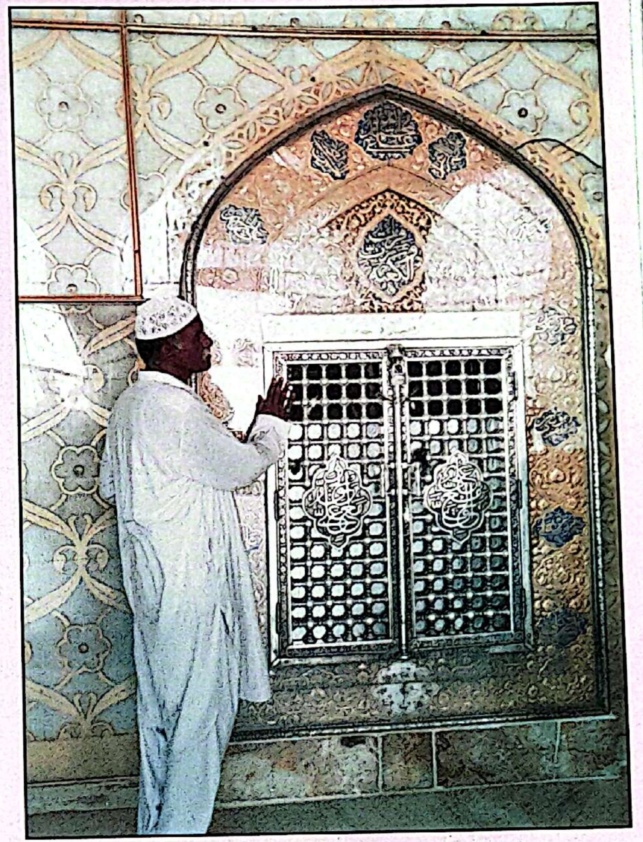
نیک و بد پر ہوا اُنؐ کا یکساں کرم
لوگ اچھا بُرا دیکھتے رہ گئے

خواب میں جب بھی آیا مدینہ نظر
اور ممکن تھا کیا دیکھتے رہ گئے

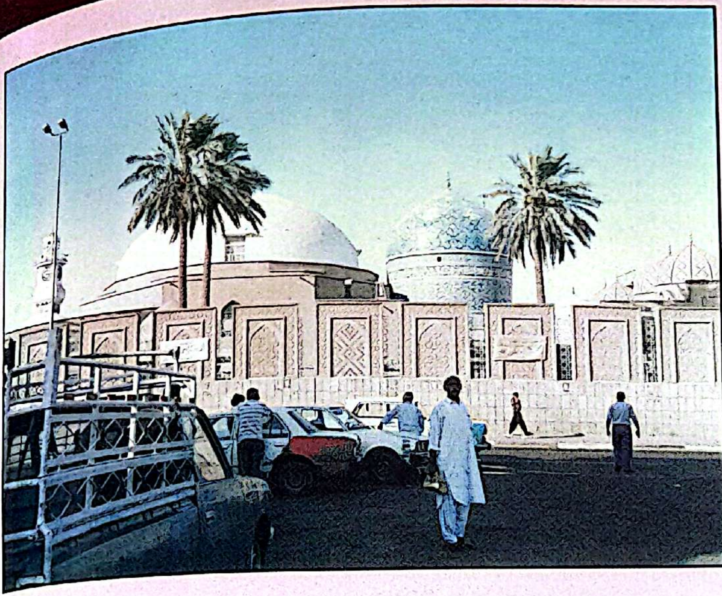
معجزہ تھا وہ ہجرت میں اُنؐ کا سفر
دشمنانِ خدا دیکھتے رہ گئے

ہم گنہگار تھے مغفرت ہو گئی
خود نگر پارسا دیکھتے رہ گئے

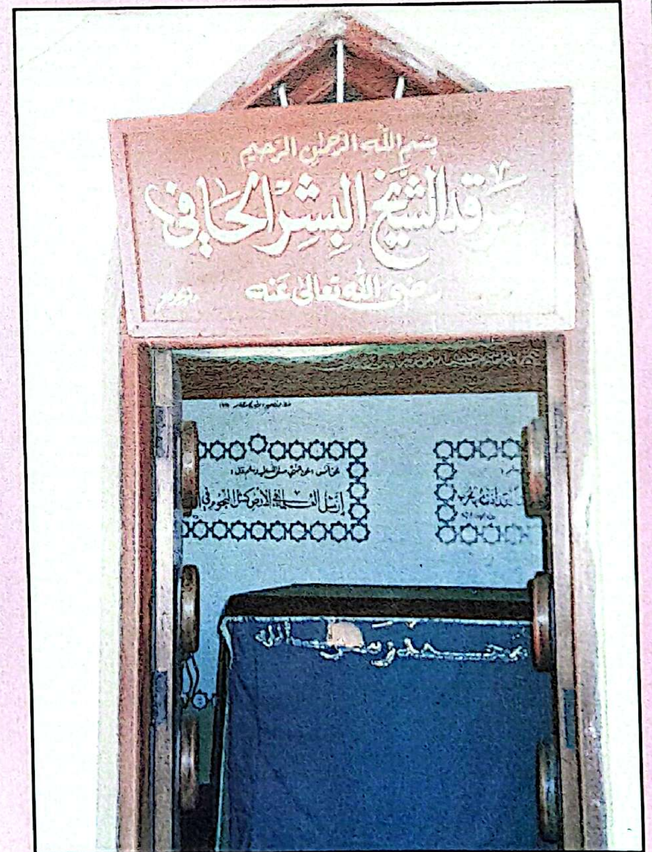
پیر سیّد نصیرالدین نصیر



جامع مسجد کوفہ میں محراب علیؓ جہاں پر ۱۹ رمضان المبارک کو آپکو ضرب لگی (کوفہ)



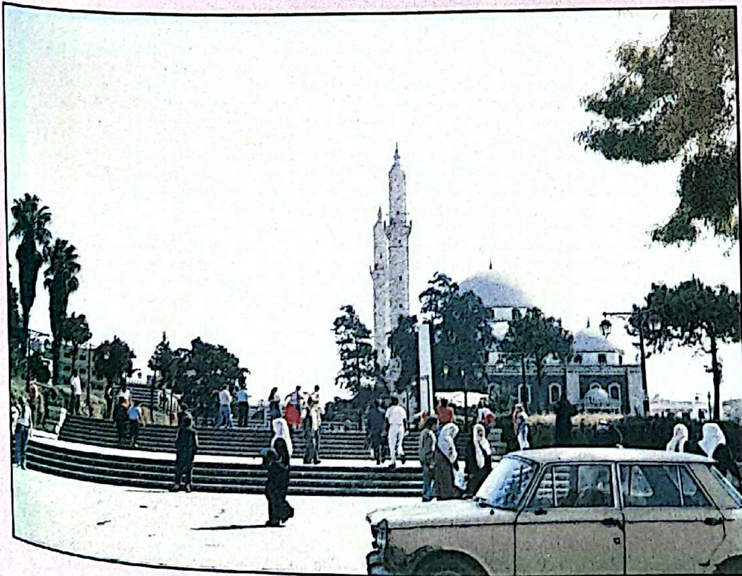
کیا شان ہے تیری صلی علی یا عبدالقادر جیلانیؒ (بغداد شریف)



مزار حضرت مبشر حافیؒ ساری زندگی بغداد میں ننگے پاؤں پھرتے رہے (بغداد)



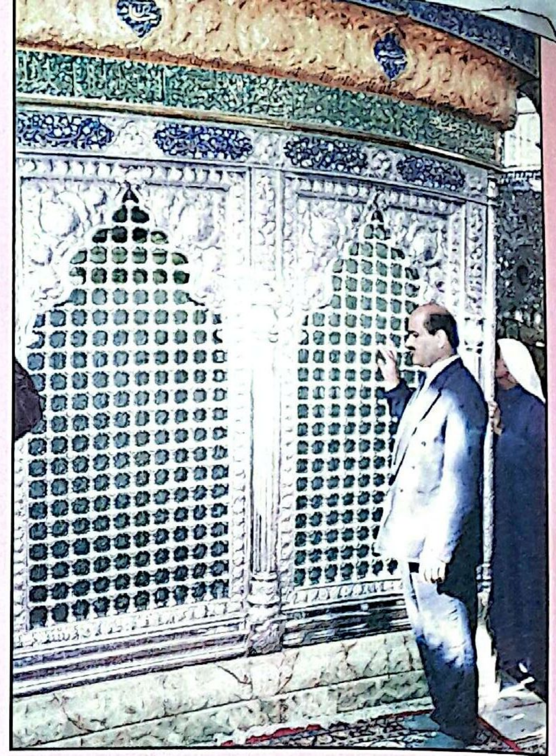
مزار پر انوار حضرت امام محمد انفرالیؒ (بغداد شریف)



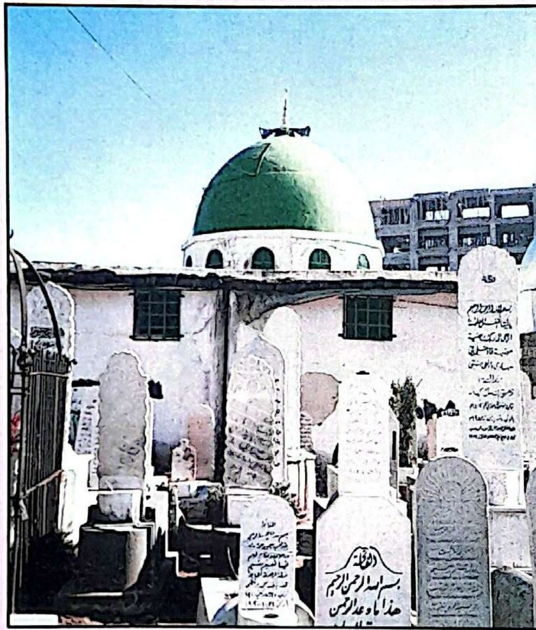
اللہ کی تلوار سیدنا خالد بن الولیدؓ (حمص)



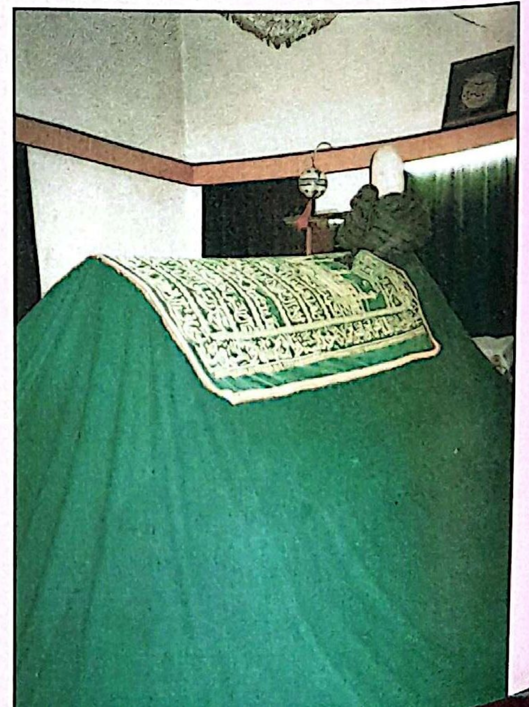
مزار پر انوار عظیم صحابی رسولؐ حضرت معاذ بن جبلؓ (دمشق)



مزار پر انوار حضرت سیدہ زینبؓ بنت علیؓ (دمشق)



السلام علیک یا سیدنا بلال الحبشیؓ (دمشق)



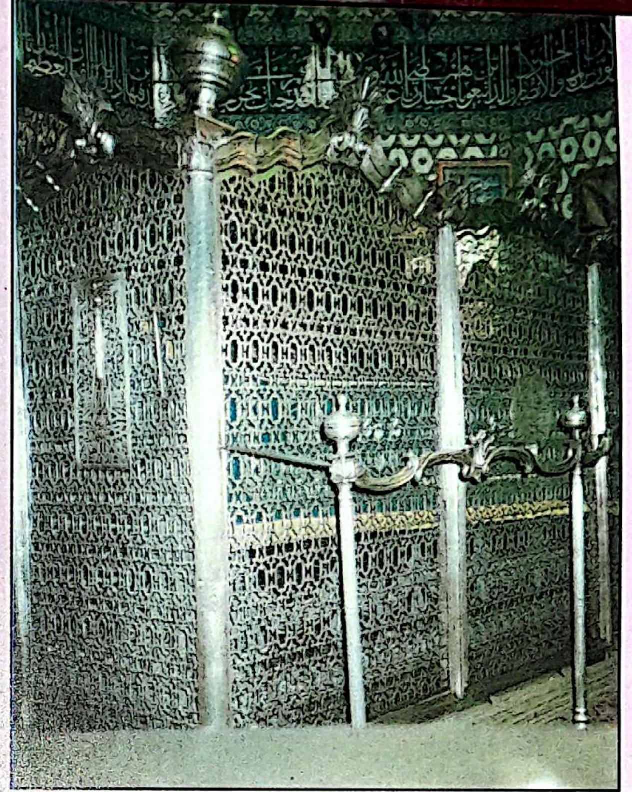
مزار حضرت
شاہ شمس تبریزؒ
(قونیہ)



مزار حضرت شیخ
صدر الدین قونویؒ
(قونیہ)



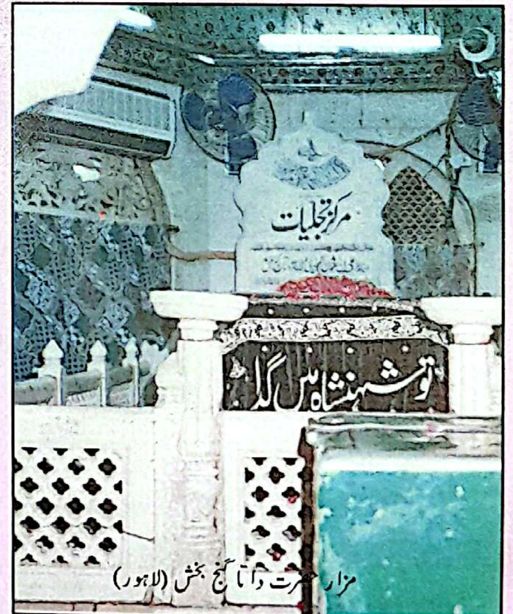
[illegible] مرشد روشن ضمیر (قونیہ)



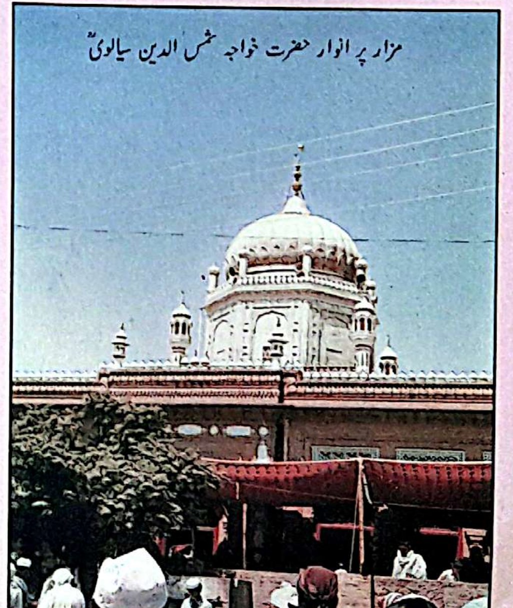
میزبان رسولؐ خدا حضرت ابو ایوب انصاریؓ (استنبول)



مزار حضرت پیر سید مہر علی شاہؒ گولڑہ شریف



مزار حضرت داتا گنج بخش (لاہور)



مزار پر انوار حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ

اظہار تشکر

زیر نظر صفحات میں شامل رنگین تصاویر جناب افتخار احمد حافظ کے جذبہ ایمانی اور ذوق سفر کی عکاسی کرتی ہیں۔ اس سے پہلے بھی طلوع مہر کے شماروں میں ان کی تحریریں اور تصاویر شامل ہوتی رہی ہیں اس مسلسل عنایت کے لئے ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں

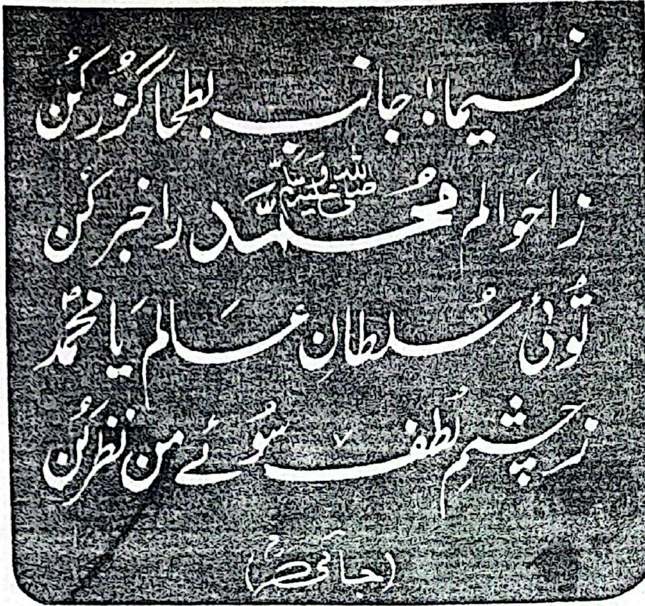
(ادارہ)

لینے نہر پر چلا گیا مگر جب واپس آیا تو اس وقت تک والدہ سو چکی تھیں۔ میں اسی طرح پانی لئے کھڑا رہا حتیٰ کہ سخت سردی کے باعث پانی جم گیا۔ جب والدہ بیدار ہوئیں تو انہوں نے مجھے یوں کھڑے دیکھ کر سبب دریافت کیا۔ میں نے عرض کیا کہ شاید آپ بیدار ہوں اور پانی طلب کریں اور میں موجود نہ ہوتا اس ڈر کی وجہ سے میں کھڑا رہا۔ یہ سُن کر والدہ نے پانی پیا اور میرے حق میں دُعا کی۔

ایک دفعہ چند آدمی آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور قحط کی شکایت کر کے دعا فرمانے کی فرمائش کی اور عرض کی کہ بارش ہونی چاہئے۔ آپؒ اپنا سر مبارک گھٹنوں میں لے گئے۔ چند لمحوں کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ جاؤ اپنے مکان کے پرنالوں کو درست کرو بارش آرہی ہے۔ اسی وقت بارش برسنی شروع ہو گئی۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؒ نے ایک امام کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد امام نے پوچھا کہ آپؒ نہ تو کوئی کام کرتے ہیں نہ کسی سے کچھ لیتے ہیں پھر آپ کھاتے کہاں سے ہیں۔ فرمایا کہ پہلے مجھے نماز کی قضا کر لینے دو۔ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز جائز نہیں جو روزی دینے والے کو بھی نہیں جانتا۔

ایک دفعہ ایک مرید نے رخت سفر باندھا اور روانگی کے وقت آپؒ سے وصیت طلب کی تو آپؒ نے اسے فرمایا کہ تین باتوں کا خیال رکھنا اول یہ کہ اگر تجھ کو کسی بد اخلاق سے واسطہ پڑے تو اسکی بدخلقی کو اپنی خوش خلقی میں تبدیل کر لینا دوم یہ کہ اگر کوئی تجھ پر احسان کرے تو اول خدا کا شکر ادا کرنا اور پھر محسن کا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے اس کے دل کو تجھ پر مہربان کیا ہے تیسرے یہ کہ اگر تجھ کو کوئی مصیبت پیش آجائے تو فوراً اپنی عاجزی کا اقرار کرنا اور فریاد کرنا کہ میں اس مصیبت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کسی نے عرض کیا کہ حضرت کوئی وصیت فرمائیں فرمایا کہ آسمان کی طرف دیکھ جب اس نے اوپر نظر اٹھائی تو پوچھا کہ کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا عرض کیا کہ ہاں جانتا ہوں۔ فرمایا کہ جس نے آسمان کو پیدا کیا ہے وہ ہر جگہ تمہارے حال



سے واقف ہے اس لئے بس اس سے ڈرتے رہو۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے استغراق کا یہ عالم تھا کہ ایک مرید کو جو بیس سال سے ایک دم کے لئے بھی آپؒ سے جدا نہ ہوا تھا جب بلاتے تو اس سے اس کا نام دریافت فرماتے۔ ایک دن اس مرید نے عرض کی کہ حضرت شاید آپ مذاق میں ایسا کرتے ہیں۔ میں بیس سال سے آپکی خدمت میں ہوں اور آپ ہر روز میرا نام دریافت فرماتے ہیں۔ جس پر آپؒ نے فرمایا کہ میں مذاق نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے نام نے تمام ناموں کو میرے ذہن سے فراموش کر دیا ہے۔ اگرچہ میں تیرا نام یاد کرتا ہوں لیکن پھر بھول جاتا ہوں۔ اس پر لوگوں نے آپؒ سے پوچھا کہ آپؒ نے یہ درجہ کس طرح حاصل کیا فرمایا کہ بچپن میں ایک رات میں گھر سے باہر نکلا تو چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا اور سب لوگ محو خواب تھے۔ اس وقت میں نے ایک دربار دیکھا جس کے مقابلے میں تمام جہان ذرہ کی مانند معلوم ہوتا تھا دل میں ایک کیفیت سی پیدا ہوئی اور ایک عجیب حالت وارد ہو گئی۔ میں نے کہا خداوندا تیری اس قدر عالی شان درگاہ، مگر خالی، اس قدر اعلیٰ مگر پنہاں، اسی وقت غیبی آواز آئی کہ دربار کے خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اس طرف آتا نہیں اس واسطے ہم بھی نہیں چاہتے کہ اس دربار میں کوئی داخل ہو۔ پھر میں نے نیت کی کہ تمام خلقت کو چاہوں، پھر خیال آیا کہ مقام شفاعت سیدنا و مولانا جناب رسول خدا ﷺ کے لئے ہے اور میں نے ادب کا لحاظ رکھا۔ اسی وقت ایک آواز سنی کہ اس ادب کی وجہ سے ہم نے تمہارا نام بلند کیا کہ قیامت تک لوگ نہ بھولیں گے یعنی سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مدت تک کعبہ کا طواف کرتا رہا لیکن جب خدا تک پہنچ گیا تو خانہ کعبہ میرا طواف کرنے لگا۔ ایک موقع پر آپؒ فرماتے ہیں کہ حاجی لوگ خانہ کعبہ کے گرد بدنی طواف کرتے ہیں اور لقاء الٰہی کے طالب ہوتے ہیں۔ لیکن اہل محبت عرش الٰہی کے گرد دلی طواف کرتے ہیں اور اس کے بقا کے طالب ہوتے ہیں

حضرت بایزید بسطامیؒ کے وصال کے بعد کسی مرید نے آپکو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ حضرت آپؒ نے منکر و نکیر سے کس طرح نجات فرمائی تو آپؒ نے فرمایا کہ ان کے سوال پر میں نے کہا کہ اس سوال سے تمہارا مقصد پورا نہ ہو گا تم واپس جا کر اسی سے پوچھو جس نے تم کو بھیجا ہے کہ میں اس کا کیا ہوں جو کچھ وہ کہے وہ ہی ہو گا میرے کہنے سے وہ میرا رب نہ بنے گا جب تک کہ وہ نہ کہے کہ یہ میرا بندہ ہے۔

وصال کے بعد حضرت احمد خضریہ کی بیوی آپؒ کی زیارت کے لئے آئیں اور زیارت سے

فارغ ہو کر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بایزید کون تھا۔ لوگوں نے کہا آپ کو بہتر معلوم ہے فرمایا کہ ایک رات میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ ایک گھڑی آرام کے بعد آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھا کہ مجھ کو آسمان پر لے گئے ہیں۔ عرش کے نیچے ایک بے پایاں جنگل دیکھا جس میں ہر درخت کے پتے پر بایزید ولی اللہ لکھا ہوا دیکھا سبحان اللہ۔

حضرت مخدوم لعل شہباز قلندرؒ

حضرت مخدوم شہباز قلندر کو اولیاء میں جو مرتبہ اور مقامِ ولایت کا شرف حاصل ہوا وہ کم ہی اولیاء کو نصیب ہوتا ہے۔ آپؒ کا سلسلہ قلندرانہ تھا آپؒ کا اسمِ گرامی سید عثمان علی اور لقب شمس الدین لعل شہباز قلندر ہے۔ آپؒ کا خاندانی سلسلہ تیرہویں پشت میں حضرت امام جعفر صادقؒ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ کا اصلی وطن مروند تھا جو شہر تبریز سے کچھ فاصلے پر ہے آپؒ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

منم عثمان مروندی کہ یار خواجہ منصورم
ملامت می کند خلقے و من بردار می رقصم

آپؒ نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔ اس کے بعد عربی اور فارسی میں دسترس حاصل کی۔

اکثر بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ سیاحت میں گزارتے ہیں اور اس عرصے میں سلوک و عرفان کی منازل طے کرنے کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دین کی خدمت میں حاضری کے علاوہ ان سے فیض بھی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح شہباز قلندر بھی سفر کرتے ہوئے ملتان پہنچے اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانیؒ کی خدمت میں حاضری دی اور آپؒ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ اس کے علاوہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ، حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت اور شیخ صدر الدین عارفؒ جیسی عظیم اور روحانی شخصیات سے فیض حاصل کیا اور بالآخر سیہون (سندھ) میں آکر سکونت پذیر ہو گئے۔ اس وقت سیہون کفر و الحاد کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا لیکن آپؒ نے یہاں تشریف لانے کے بعد عوام کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کر کے ان کی کایا ہی پلٹ دی۔ مخلوق کی اصلاح کے ساتھ ساتھ آپؒ ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے۔ کتاب تذکرہ اولیائے پاکستان کے مطابق مشہور ہے کہ آپ نے سیہون کے قریب ایک غار میں چلہ کھینچا اور یہ غار اب بھی سیہون اسٹیشن کے پاس باغ میں ہے اور "لعل باغ" کہلاتا ہے۔

حضرت لعل شہباز قلندرؒ کبھی کبھی وجد کی حالت میں شعر بھی کہتے تھے۔ آپؒ کے کلام میں صوفیانہ رنگ اور جذبات کی شدت کے علاوہ بلندی فکر، عشقِ رسول ﷺ اور عشقِ اہل بیت کی عقیدت پائی جاتی ہے۔ عشقِ رسول ﷺ سے متعلق دو شعر ملاحظہ ہوں۔

آن شاہ ہر دو عالم عربی محمدؐ است
مقصود بود آدم عربی محمدؐ است
عثمان چو شد غلام نبی و چہار یار
امیدش از مکارم عربی محمدؐ است

آپؒ کا وصال ۲۱ شعبان ۶۷۲ ہجری کو ہوا اور آپکو آپکی ہی جائے قیام پر دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار مبارک سیہون شریف (سندھ) میں مرجع خاص و عام ہے۔ آپؒ کا روضہ مبارک سب سے پہلے سلطان فیروز تغلق کے دور میں تعمیر ہوا۔

22 شعبان / حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ

حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی 1244 ہجری میں کلاچی، ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا خاندان اپنے علاقے میں علم و فضل میں بہت مشہور تھا۔ جب آپؒ بیعت کے لئے حضرت دوست محمد قندھاریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؒ نے فرمایا "فقیری اختیار کرنا بہت مشکل ہے" جس پر آپؒ نے عرض کی "کہ میں صرف اسی کام کے لئے تیار ہو کر آیا ہوں اور ہر شے سے میں نے تعلق منقطع کر لیا ہے"۔ اس پر حضرت قبلہ دوست محمد قندھاریؒ نے آپکو شرف بیعت سے نوازا اور جب آپؒ پر وقت آخری آپہنچا تو آپؒ نے حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کو ہی اپنا خلیفہ اور نائب مقرر فرمایا۔ آپؒ کی تمام عمر یہ کوشش رہی کہ نبی اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ پر کسی طریقے سے بھی کمی نہ رہے۔ آپؒ ہمیشہ حاضرین کو نصیحت فرماتے کہ یادِ الٰہی سے ایک لمحہ بھی غفلت نہ رہے۔ کتاب تذکرہ اولیائے پاکستان کے مطابق حضرت خواجہ محمد عثمانؒ دامانی اپنے سفرِ حج کے بعد مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو اپنے قیامِ مدینہ میں آنحضرت ﷺ کے ادب و احترام کا اسقدر لحاظ تھا کہ آپ نے اپنے گیارہ روز قیامِ مدینہ کے دوران ہر قسم کے کھانے پینے کو ترک کر دیا تاکہ قضائے حاجت کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ آپؒ تیس برس تک طالبانِ حق کو اپنے فیض سے مستفیض فرمانے کے بعد 22 شعبان 1314 ہجری کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے اور آپؒ کو اپنے شیخ و مرشد حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے قدموں میں خانقاہ موسیٰ زئی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپؒ کا مزار پر انوار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

23 شعبان / حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ

حضرت موسیٰ پاک شہیدؒ کا عرسِ مبارک ہر سال 21 تا 23 شعبان دربار معلی دروازہ ملتان میں بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپؒ کا شجرہ نسب کئی واسطوں سے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہٗ سے ملتا ہے۔ آپؒ کی ولادت 952 ہجری میں اوچ شریف میں ہوئی۔ آپؒ نے قرآن و حدیث میں بچپن ہی میں کمال حاصل کر لیا۔ آپؒ نے حضرت ابوالحسن جمال الدین شاہؒ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپؒ فنافی الرسولؐ تھے۔ آپؒ کے مرشد نے آپؒ کو خرقۂ خلافت عطا فرما کر رشد و ہدایت کی تاکید کی، پھر ایک عالم آپؒ کے فیوض و برکات سے مستعفیض ہوا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جیسے عظیم لوگ آپؒ کے مرید ہوئے۔ حضرت محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ پاک شہید خلق اور خلق دونوں میں آپؒ وارث النبیؐ تھے۔ 85 سال کی عمر میں آپؒ کو شہید کر